بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۳۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۹ شہادت ۱۳۴۵ ہش ، ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ ، ۹ اپریل ۱۹۶۶ء	نمبر ۸۱

اخبار احمدیہ

—○ ربوہ ۸ اپریل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

—● ربوہ ۸ اپریل۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پچھلے دنوں بہت ناساز رہی ہے۔ اب پہلے کی نسبت تو بفضلہ تعالےٰ بہت افاقہ ہے تاہم اب بھی دن میں ایک دو مرتبہ ضعف ہو جاتا ہے اور طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ دعاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کا نہایت مقدس اور بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے آمین اللّٰھم آمین۔

—● مکرم چوہدری منور نصر اللہ خان صاحب ڈسکہ ابن محترم چوہدری شکر اللہ خان صاحب مرحوم جگر میں سوزش کی وجہ سے شدید طور پر بیمار ہیں اور آج کل میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب جماعت توجہ اور درد سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

—● ربوہ ۸ اپریل۔ مکرم شیخ نور الحق صاحب آف ایم۔ این سنڈیکیٹ کے ماموں مکرم محمد عبد اللہ صاحب کی طبیعت ان دنوں بہت زیادہ ناساز ہوگئی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں۔

—● سیرالیون مغربی افریقہ میں چند ایسے کوالیفائڈ ایم۔ بی بی۔ ایس ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ جو وہاں پر پریکٹس کرنے اور خدمت سلسلہ بجا لانے کا شوق رکھتے ہوں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

—● مورخہ ۷، ۸ مئی ۱۹۶۶ء کو مسجد احمدیہ پشاور میں انصار اللہ کا تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ مرکز سے چار جید علماء کا ایک وفد اس اجتماع میں انشاء اللہ شریک ہوگا سابق صوبہ سرحد کے انصار کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

—● حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جسمانی عبادات کی غرض یہ ہے کہ روح میں حضرت احدیت کی طرف حرکت پیدا ہو

اور روح بھی جسمانی قیام و سجود کی طرح روحانی قیام و سجود میں مشغول ہو جائے

"دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ حضرتِ احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھائی ہے۔ اور روح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے اور اس کا رکوع اور جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا تعالےٰ کی طرف جھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے اور اس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلی کھو دیتی ہے اور اپنے نقش وجود کو مٹا دیتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے اور شریعت اسلامی نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے تا وہ جسمانی نماز روحانی نماز کی طرف محرک ہو کیونکہ خدا تعالےٰ نے انسان کے وجود کی ایسی بناوٹ پیدا کی ہے کہ روح کا اثر جسم پر اور جسم کا اثر روح پر ضرور ہوتا ہے۔ جب تمہاری روح غمگین ہو تو آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور جب روح میں خوشی پیدا ہو تو چہرہ پر بشاشت ظاہر ہو جاتی ہے یہاں تک کہ انسان بسا اوقات ہنسنے لگتا ہے۔ ایسا ہی جب جسم کو کوئی تکلیف اور درد پہنچے تو اس درد میں روح بھی شریک ہوتی ہے۔ اور جب کسی ٹھنڈی ہوا سے خوش ہو تو روح بھی اس سے کچھ حصہ لیتی ہے۔ پس جسمانی عبادات کی غرض یہ ہے کہ روح اور جسم کے باہمی تعلقات کی وجہ سے روح میں حضرتِ احدیت کی طرف حرکت پیدا ہو اور وہ روحانی قیام اور سجود میں مشغول ہو جائے کیونکہ انسان ترقیات کے لئے مجاہدات کا محتاج ہے اور یہ بھی ایک قسم مجاہدہ کی ہے ... صرف جسمانی قیام اور رکوع اور سجود میں کچھ فائدہ نہیں ہے جب تک کہ اس کے ساتھ یہ کوشش شامل نہ ہو کہ روح بھی اپنے طور سے قیام اور رکوع اور سجود سے کچھ حصہ لے اور یہ حصہ لینا معرفت پر موقوف ہے اور معرفت فضل پر موقوف!"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳، ۳۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ اپریل ۱۹۶۶ء

مشرقی افریقہ میں احمدیوں کی تبلیغی سرگرمیاں

"مشرقی افریقہ کے مسلمان" کے زیرعنوان چوہدری غلام محمد صاحب نے جو غالباً کراچی میں مودودی جماعت کے امیر ہیں ایک طویل مقالہ ہفت روزہ ایشیا مورخہ ۴ اپریل ۱۹۶۶ء میں سپرد قلم کیا ہے۔ اگر چوہدری صاحب وہی ہیں تو یاد ہوگا کہ ان چوہدری صاحب ہی نے چوہدری ظفراللہ خاں کے متعلق یہ خوشہ چھوڑا تھا کہ انہوں نے ٹانگا نیکا گولڈ کوسٹ (؟) میں احمدیت کی تبلیغ کی ہے۔ اور یہ یہ کہاہے اس لئے ہمیں توقع نہیں کرنی چاہیئے کہ افریقی مسلمانوں کے ذکر میں آپ احمدیوں کی افریقہ میں تبلیغی سرگرمیوں کا صحیح تجزیہ پیش کریں گے۔ تاہم تعریف الیہ ہے کہ گو آپ نے کس کس رنگ سے ہی سہی "قادیانیوں" کی سرگرمیوں کا ذکر کیا ہے۔ مگر حق کو چھپانے میں آپ کامیاب نہیں ہوسکے چنانچہ آپ نے قادیانیوں کی سرگرمیوں کا ذکر جو نہایت احتیاط اور پیچ بچا رکھنے کے بعد کیا ہے وہ حسب ذیل ہے آپ لکھتے ہیں کہ

"مشرقی افریقہ میں قادیانی بہت منظم ہیں۔ کمپالہ، نیروبی۔ دارالسلام۔ لینڈرا اور کئی چھوٹے چھوٹے مقامات پر ان کے مراکز ہیں۔ گزشتہ ۴۰، ۵۰ سال سے یہ لوگ کام کررہے ہیں۔ ہر جگہ ایک ایک مسجد اور اس کے ساتھ مرکز ہے اور تقریباً سولہ سترہ ہمہ وقتی مبلغ اس علاقہ میں موجود ہیں یہ الگ بات ہے کہ انہیں بالعموم کامیابی نہیں ہوتی۔ اور انتہائی محنت کے باوجود بہت زیادہ قادیانی نہیں بنا سکے ہیں۔ گو کہ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ ان کے ساتھ ۵ سو ایشیائی اور ۲۰ ہزار افریقی ہیں۔ مگر تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں مبالغہ بہت ہے۔

قادیانیوں کی ناکامی کے اسباب بالکل ظاہر ہیں۔ ان کے مبلغین کو جس طرح کے مسائل میں تربیت دی جاتی ہے۔ اس سے وہ ایک عام مسلمان کو حیات و وفات مسیح اور مہدی کی آمد اور ختم نبوت کے مفہوم میں تو الجھا سکتے ہیں۔ لیکن اس سے وہ لا مذہب لوگوں کو اسلام کی حقانیت کا قائل نہیں کرسکتے۔ دین کا جو تصور وہ پیش کرتے ہیں۔ اس سے بنی نوع انسان کا کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ سارا زور نئی نبوت پر صرف کرتے ہیں یا پھر عیسائیوں سے مناظرہ بازی کرتے ہیں۔ ان کی ناکامی میں مولانا عبدالعلیم صدیقی کے دوروں کو بھی دخل ہے۔ اور مقامی علماء کی ان کے خلاف جدوجہد کو بھی۔ قادیانیوں نے ایک کام یہ کیا ہے کہ مقامی زبانوں یا بالخصوص سواحیلی میں قرآن حکیم کے ترجمہ کی اشاعت کی ہے۔ اور اس طرح بعض دلوں میں اپنے لئے نرم گوشہ بھی پیدا کرلیا ہے۔" (ہفت روزہ ایشیا ۴ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۱)

ہم نے یہ سارا پیرا اس لئے نقل کردیا ہے کہ دیکھا جاسکے کہ اگرچہ چوہدری صاحب نے مستشرقین کے فن کہ نکوئی میں کمال دکھانے کی کوشش کی ہے اور جس طرح مستشرقین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرتے کرتے چند فقرے ایسے لکھ جاتے ہیں جن سے ان کی حق نوازی بیانی کا اثر زائل ہو جائے، وہ حقائق کو تو چھپا نہیں سکتے۔ اس لئے حقائق بیان کرکے کچھ فلسفہ چھانٹ دیتے ہیں کہ حقائق کا اثر دب جائے۔ یہی انداز چوہدری صاحب نے اختیار کیا۔ چونکہ آپ مشرقی افریقہ کے مسلمانوں کے تعلق میں احمدی مشنوں کا ذکر چھپا نہیں سکتے تھے اس لئے انہیں مجبوراً ذکر تو کرنا پڑا۔ مگر اس کا اثر زائل کرنے کے لئے بعض ایسی باتیں ایک سانس میں کہہ گئے کہ کوئی یہ نہ کہے کہ دیکھو جی مودودی صاحب کے لوگ بھی "قادیانیوں" کو ہوا دینے لگ گئے ہیں۔

چوہدری صاحب نے اپنے اس بیان میں ایک اور حقیقت سے بھی پردہ اٹھایا ہے۔ اگرچہ وہ آپ نے احمدیوں کی ناکامی کی وجہ میں داخل کردیا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ باوجود بعض مسلمان اہل علم حضرات کی سخت مخالفت کے احمدی نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے مشن مشرقی افریقہ میں چلا رہے ہیں۔ اور اس ضمن میں اہل علم حضرات اور عبدالعلیم صدیقی صاحب نے جو دورے کئے ہیں وہ تبلیغ اسلام کی خاطر نہیں کئے بلکہ احمدیوں کی مخالفت کے لئے کئے ہیں چنانچہ چوہدری غلام محمد صاحب نے اگلے پیرا ہی میں اس حقیقت کو واشگاف کردیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"خود مسلمانوں میں اسلام سے صحیح تعلق اور اس کی تبلیغ کے لئے کوئی قابل ذکر کوشش نہیں کی گئی ہے۔ اور اس لحاظ سے صورت حال بہت ہی افسوسناک ہے۔ گزشتہ زمانہ میں مغربی ممالک کے اور مصر کے اخبارات میں اسلام کی تبلیغ کے بارے میں بڑی مبالغہ آمیز خبریں شائع ہوئی ہیں۔ اس علاقہ کی ذمہ داری دوسری مسلمان حکومتوں پر بھی ہے۔ لیکن کسی نے بھی اپنا فرض ادا نہیں کیا ہے۔ ناصر کی حکومت نے تبلیغ کا پروپیگنڈا تو اس طرح کیا ہے کہ جیسے چند دنوں میں پورا افریقہ اسلام کی آغوش میں آنے والا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک مبلغ بھی ان کی طرف سے اس علاقہ میں نہیں آیا۔ عیسائیوں نے مغربی ممالک میں اگر مسلمانوں کی تبلیغ کا شور مچایا۔ تو اس لئے کہ اپنے سرمایہ داروں اور حکومتوں سے زیادہ سے زیادہ روپیہ وصول کرسکیں۔ مراکشی حکومت نے کچھ سال قبل یہ اعلان کیا تھا کہ مقامی مسلمانوں کے لئے سیکنڈری سکول دارالسلام میں قائم کرے گی۔ لیکن آج تک یاددہانیوں کے باوجود کوئی کام نہیں ہوا۔ دوسری طرف اس کی مثالیں بھی ہیں کہ کویت، پاکستان اور اردن کے بعض اہل خیر سے رقم وصول کی گئی۔ لیکن رقم وصول کرنے والے بجائے اس کے کہ کام کرتے۔ اسے ذاتی استعمال میں لے آئے۔" (ایضاً)

اس سے واضح ہے کہ کم از کم مشرقی افریقہ میں سوا احمدیوں کے کوئی گروہ بلکہ مسلمان حکومتیں تک ناکام ہیں۔ مگر ان کے مقابلہ میں خود جناب چوہدری غلام محمد صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ

"قادیانی بہت منظم ہیں کمپالہ۔ نیروبی۔ دارالسلام۔ لینڈرا۔ اور کئی چھوٹے چھوٹے مقامات پر ان کے مراکز ہیں۔ گزشتہ ۴۰، ۵۰ سال سے یہ لوگ کام کر رہے ہیں۔ ہر جگہ ایک ایک مسجد اور اس کے ساتھ مرکز ہے اور تقریباً سولہ سترہ ہمہ وقتی مبلغ اس علاقہ میں موجود ہیں۔" (ایضاً)

"قادیانیوں نے ایک کام یہ کیا ہے کہ مقامی زبانوں یا بالخصوص سواحیلی میں قرآن حکیم کے ترجمہ کی اشاعت کی ہے۔ اور اس طرح بعض دلوں میں اپنے لئے نرم گوشہ بھی پیدا کرلیا ہے۔" (ایضاً)

یہ کچھ کہہ جانے کے باوجود چوہدری صاحب فرماتے ہیں کہ

"یہ الگ بات ہے کہ انہیں بالعموم کامیابی نہیں ہوتی اور انتہائی محنت کے باوجود بہت زیادہ قادیانی نہیں بنا سکے ہیں۔ گو ان کا دعویٰ ہے کہ ان کے ساتھ ۵ سو ایشیائی اور تقریباً ۲۰ ہزار افریقی ہیں مگر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اس میں مبالغہ بہت ہے۔" (ایضاً)

کوئی چوہدری صاحب سے پوچھ سکتا ہے کہ جب قادیانیوں کو اتنی کامیابی نہیں ہوئی تو وہ اتنے مراکز کھولنے اور اتنی مساجد کس طرح تعمیر کرسکے ہیں۔ اور مشرقی افریقہ کی واحد زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کس طرح شائع کرسکے ہیں۔ اور وہ اتنے منظم طور پر وہاں کس طرح کام کر رہے ہیں۔ وہاں جہاں خود چوہدری صاحب کے بقول مصر۔ مراکش۔ وغیرہ بڑی بڑی اسلامی حکومتیں بھی کوئی کام نہیں کرسکیں۔ آخر قادیانیوں کے پاس اتنا بڑا خزانہ کہاں سے آگیا ہے کہ باوجود ناکامی کے وہ اتنا وسیع کام نہایت منظم طور پر کئے جارہے ہیں۔ کیا ناکامی اسی کو کہتے ہیں؟

بندہ پرور عام اصولوں کے مطابق تو اس کو کامیابی بلکہ انتہائی کامیابی کا نام دیا جائے گا کہ باوجود ایک قلیل اور غریب جماعت ہونے کے وہ صرف مشرقی افریقہ میں اتنا شاندار کام کر رہی ہے کہ جس کو چوہدری صاحب ایسے مخالف احمدیت کو بھی حقائق سے چشم پوشی کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور چار و ناچار انہیں تسلیم ہی کرنا پڑا ہے۔ جہاں حکومتیں ناکام رہی ہیں۔ اور جہاں اپنوں نے ان کا ہاتھ بٹانے کی بجائے ان کی مخالفت میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ عبدالعلیم صدیقی ایسے لوگ پاکستان سے جا جا کر محض ان کا کام تلپٹ کرنے کے لئے دورے کرتے رہے ہیں۔ اور وہاں کے اہل علم حضرات کو مخالفت کے لئے ابھارتے رہے ہیں۔

آخر ذرا غور تو فرمائیے کہ یہ کیا راز ہے بلکہ یہ کوئی راز بھی نہیں۔ بات تو ایسی ہے کہ جس کو آپ جانتے ہیں مگر اس کو صحیح طور پر سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور وہ بات وہ ہے جس کو آپ نادانستہ طور پر احمدیوں کی ناکامی کی ایک وجہ بیان فرماتے ہیں آئندہ اشاعت میں ہم اس کی وضاحت پیش کریں گے۔

— • حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔" (افسر امانت تحریک جدید)

خطبۂ نکاح

کامیابی حاصل کرنے کا اصل گُر یہ ہے

کہ

ہم تقویٰ اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ کو ہی اپنی ڈھال بنالیں

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

ربوہ ۲۷ر مارچ ۶۶ء بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے ایک مختصر سا خطبہ بھی ارشاد فرمایا جو قارئین کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی کارکن شعبہ زود نویسی۔ ربوہ)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

جب دو پودوں کو آپس میں

پیوند کیا جاتا ہے

تو ایک ٹہنی جس کو درخت بنانا مقصود ہوتا ہے اسے ذرا تراش کر اس درخت کی ٹہنی کے ساتھ لگایا جاتا ہے جس کا پھل اس سے چلانا مقصود ہوتا ہے اور کچھ عرصہ تک انتظار کیا جاتا ہے۔ اس عرصہ میں اس ٹہنی کے درخت کی جڑیں جس نے اپنے درخت سے رخصت ہو کر ایک نیا درخت بنانا ہوتا ہے اُسے غذا پہنچاتی رہتی ہیں۔ اسی طرح اس درخت کی ٹہنی جسے مستقل درخت کی شکل اختیار کرنا ہوتی ہے درخت کی جڑیں اُسے بھی غذا پہنچاتی ہیں اس عرصہ میں ہوائیں چلتی ہیں اور باغبان اس کی حفاظت اور ہواؤں سے بچاؤ کے طریقے استعمال کرتا ہے۔ اس کے لئے پانی کا خاص انتظام کرتا ہے تا اس میں کوئی کمزوری اور نقص پیدا نہ ہو۔ پھر ہزاروں قسم کی بیماریاں ہیں جن کا درخت کو خطرہ ہوتا ہے۔ ان سب سے

حفاظت کی تدابیر

انسان کرتا ہے اور جس کو روحانیت سے حصہ ملا ہے وہ دعائیں بھی کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اے خدا ہم نے تیرے بنائے ہوئے قانون کے مطابق درخت کی افزائش کی کوشش کی ہے تو اس میں برکت ڈال۔ اور اس کو ہر قسم کے آفات سے محفوظ رکھ

یہی حال ان رشتوں کا ہوتا ہے

جو نکاح کے نتیجہ میں قائم ہوتے ہیں۔ ایک خاندان کی ایک بچی جو اپنے خاص ماحول میں پرورش پائی ہوئی ہوتی ہے اور کچھ عادتیں بھی اس نے سیکھی ہوتی ہیں اس کا رشتہ کسی دوسرے خاندان کے ایک بچہ سے طے ہو جاتا اور قرار پا جاتا ہے۔ یہ لڑکا بھی اپنے خاندان کے ماحول کا پروردہ اور اپنے خاندان کی عادات لئے ہوئے ہوتا ہے۔ جس طرح درخت کے پیوند کی حفاظت کی جاتی ہے اس سے بھی زیادہ اس نئے رشتہ کی

حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے

اور اس رشتہ کی وجہ سے ہر دو خاندانوں پر خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ اگر ان رشتوں کا مطالعہ کریں جو ناکام ہو جاتے ہیں یا ان میں اُلجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں تو معلوم ہو گا کہ ناکامی اور اُلجھنوں کے پیدا ہونے کا بڑا سبب لڑکے یا لڑکی کے خاندان کا غلط رویہ ہی ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر لڑکی کے خاندان کو بھی اور لڑکے کے خاندان کو بھی بڑی ذمہ داری اور سوجھ بوجھ کے ساتھ کام کرنا چاہیئے لیکن انسان ہونے کی وجہ سے ان کا تدبر اور فکر بہرحال کمزور ہوتا ہے اس لئے خدائی مدد کے بغیر وہ کامیابی کا منہ نہیں دیکھنے۔ یہی وجہ ہے کہ نکاح کے موقع پر

جو قرآنی آیات پڑھی جاتی ہیں

ان میں فریقین کو بار بار اس طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو۔ خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بناؤ اور اس کی حفاظت میں آجاؤ۔ تا خدا تعالیٰ ان کمزوریوں سے جو تم سے سرزد ہو جاتی ہیں یا سرزد ہو سکتی ہیں تمہیں محفوظ رکھے اور اس تعلق میں جو تم دنیا کی آبادی کے لئے۔ خادمِ دین پیدا کرنے کے لئے اور معاشرہ کے قیام کی غرض سے کرتے ہو برکت ڈالے اور اس مقصد کو پورا کرے جو تمہارا ہے اور جو اس نے اس رشتہ نکاح کے قائم کرنے میں تمہارے سامنے رکھا ہے

اس مختصر سی تمہید کے بعد میں

تین نکاحوں کا اعلان

کروں گا۔ علاوہ اس مضبوط اور قوی رشتہ کے جو ایک احمدی کو دوسرے احمدی کے ساتھ ہے میرے ان خاندانوں سے ذاتی تعلقات بھی ہیں جن کے بچوں اور بچیوں کے نکاح ہو رہے ہیں۔ ان میں سے ایک نکاح تو ایک واقفِ زندگی کا ہو رہا ہے۔ اور ایک واقفِ زندگی سے زیادہ مجھے کون عزیز ہو سکتا ہے۔ ان کا نکاح ناصرہ صدیقہ بنت چوہدری فضل احمد صاحب سے دو ہزار مہر پر قرار پایا ہے۔

چند دن ہوئے مجھے خیال آیا

کہ واقفین زندگی کی جن لڑکیوں سے شادیاں ہوتی ہیں اگر انہیں بھی اس طرف متوجہ کیا جائے کہ تم اپنی زندگیاں وقف کرو۔ تو اس کے نتیجہ میں اچھی ذہنیت پیدا ہو جائے گی۔ چنانچہ مَیں نے ناصرہ صدیقہ کے والد کو بلایا اور اسے اس سلسلہ میں تحریک کی۔ انہوں نے اپنی بیٹی سے کہا۔ چنانچہ اس عزیزہ نے بشاشت کے ساتھ اپنی زندگی وقف کر دی اور وقفِ زندگی کا باقاعدہ فارم پُر کر دیا۔

دوسرا نکاح

نصرت رحمت اللہ صاحبہ بنت مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب آف کراچی کا ہے جو عزیز مکرم ملک منور احمد صاحب ابن مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کے ساتھ دس ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا ہے۔ مکرم ملک غلام فرید صاحب نے اپنی ساری زندگی بطور واقف کے گزاری ہے اور انہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرنے اور اس کے تفسیری نوٹ تیار کرنے کی توفیق بخشی ہے منور احمد میرے شاگرد بھی ہیں اور بڑے اچھے شاگرد ہیں۔ پھر میرا ان سے ذاتی تعلق بھی ہے۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب بھی مخلص احمدی ہیں۔ اور ان میں بعض باتیں تو ایسی بھی پائی جاتی ہیں جنہیں مَیں اس وقت ظاہر نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا

اچھا نمونہ دکھانے کی توفیق دی ہے

جو واقعہ میں قابلِ قدر اور قابلِ رشک ہے۔

تیسرا نکاح

عزیزہ طلعت باجوہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ کا ہے جو مکرم چوہدری ماجد علی صاحب ابن مکرم چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ سیشن جج سے بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر قرار پایا ہے۔ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ سے بھی میرے بڑے پرانے تعلقات ہیں جو مختلف اوقات میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے گئے۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات کے دوران اور پھر قیام پاکستان کے بعد فرقان بٹالین میں ہمیں اکٹھے کام کرنے کا موقع ملا اور اس کے بعد یہ تعلقات دن بدن بڑھتے ہی چلے گئے۔

اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو بابرکت اور ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لئے کی ہے۔

اس کے بعد حضور نے ایجاب و قبول کرایا اور احباب سمیت لمبی دعا فرمائی +

یوم مسیح موعودؑ

۱۰ اپریل بروز اتوار منایا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ "یوم مسیح موعودؑ" یوم جمہوریہ اور مشاورت کے پیشِ نظر ۲۲ر مارچ کی بجائے ۱۰ر اپریل بروز اتوار منایا جائے۔ جماعتوں کے عہدیداران کو چاہیئے کہ اس دن کے شایانِ شان جلسے منعقد کریں اور پروگرام تجویز کئے جاویں اور جلسہ ہائے کی رپورٹیں مرکز میں بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممباسہ (مشرقی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

ملاقاتیں اور لٹریچر کی تقسیم

(مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب)

عرصہ زیر رپورٹ میں علاقہ کے مشہور علماء اور گورنمنٹ کے آفیسرز سے ملنے کا موقع ملا۔

شیخ علوی

یہ ممباسہ میں مسلمہ عالم ہیں۔ عربی کے ماہر ہیں۔ ان سے دو تین دفعہ ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ احمدیت کے مداح ہیں۔ جماعت کی خدمتِ اسلامی کے قائل ہیں۔

قاضی القضاۃ (Chief Kazi)

محمد بن قاسم:۔ ایک عرب عالم ہیں ان سے دو تین دفعہ ملاقات ہو چکی ہے۔ ان کو سیدنا حضرت اقدس المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض کتابیں بھی مطالعہ کے لئے دی تھیں۔ اس کے بعد جب ان سے ملاقات ہوئی تو ان کتب سے خاصے متاثر معلوم ہوتے تھے۔

احمد بن عمر:۔ یہ نوجوان افریقن ہے اور دینیات میں دلچسپی لیتا ہے۔ ان کو کشتی نوح کا سواحیلی ترجمہ اور اخباریں سواحیلی و انگلش مطالعہ کے لئے دی ہوئی ہیں۔

تقسیم لٹریچر

بذریعہ ڈاک لٹریچر بعض لائبریریوں اور بعض سوسائیٹیوں کو بھیجا گیا۔ اور بعض دوسرے افراد سے خود مل کر تبلیغ کرنے کے علاوہ لٹریچر بھی مزید مطالعہ کے لئے ان کو دیا گیا۔ اسی طرح ممباسہ کے علاقہ میں بھی لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

ممباسہ شہر کی اہم جگہوں میں جا کر لٹریچر تقسیم کرتا رہا اور ساتھ ساتھ زبانی تبلیغ بھی کی۔ عام طور پر سواحیلی لٹریچر کا ہر جگہ مطالبہ کیا جاتا رہا مگر اس زبان میں عام تقسیم کئے جانے والے لٹریچر کی کمی ہے۔ مائیحما ٹکا ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کو بھی مل کر تبلیغ کی لٹریچر بھی ان کو دیا گیا اس تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کا اثر خدا تعالےٰ کے فضل سے ہو رہا ہے بالخصوص نوجوان طبقہ زیادہ متاثر ہوتا ہے۔

مشن ہاؤس میں آمد و رفت

افریقن نوجوان اکثر مشن ہاؤس میں آتے جاتے رہتے ہیں بعض دفعہ وہ عیسائیوں کے کئے ہوئے سوالات کے جوابات طلب کرتے ہیں جن کا جواب پا کر وہ لٹریچر کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مناسب لٹریچر ان کو دے کر زبانی تبلیغ بھی کی جاتی ہے ان میں سے کئی ایک نے عربی پڑھنی شروع کی۔ اور بعض نے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا ہے۔ بعض ایسے نوجوان بھی ہیں جنہوں نے اپنے حلقہ اثر میں اسلام کی تبلیغ کرنا شروع کر دی ہے۔

تعلیم و تربیت

مسجد احمدیہ ممباسہ میں باقاعدگی سے درس شروع ہے۔ اس عرصہ میں ایک نوجوان نے پہلے رواں قرآن پڑھنا شروع کیا۔ اس کے بعد ترجمہ کے ساتھ اور اس کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ بھی کرتے رہے ان میں دینیات کے لگاؤ کی وجہ سے تبلیغ کرنے کا جذبہ ہے اور جماعتی کاموں میں بھی پیش پیش رہتے ہیں۔

ان کے علاوہ جو افریقن احمدی نوجوان ہیں۔ ان کو بھی چندہ بالشرح دینے۔ جماعت کا لٹریچر پڑھنے اور جماعت کی خدمت کرنے کی تحریک کی جاتی رہی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیماری جب شدت اختیار کر چکی تھی تو جماعت نے فوراً ایک بکرا خرید کر بطور صدقہ ذبح کر دیا۔ جس وقت حضور کے وصال کی اطلاع ملی تو جماعت نے تعزیت کی تار مرکز میں دی اور اس میں جماعت کی طرف سے خلافت ثالثہ سے اطاعت و فرمانبرداری ۔۔۔ کا اظہار بھی کیا۔ اس کے بعد ایک لسٹ افراد جماعت کی بنا کر خلافت ثالثہ کی بیعت کے لئے مرکز نیروبی ارسال کی گئی۔ بعض افراد نے بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بعض عزیزوں کو تعزیت اور ہمدردی کے خطوط لکھے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

وقارِ عمل

عرصہ زیر رپورٹ میں وقار عمل دو دفعہ منایا گیا۔ پہلی دفعہ تو مشن ہاؤس کے باغیچہ کی صفائی کی گئی اور دوسری دفعہ تین گھنٹے مسجد کے صحن کے فرش کو صاف کرنے میں صرف کئے۔

سکول

تبلیغ کے لئے سکولز کا کھولنا نہایت ضروری ہے اس لئے ہمارا ارادہ ہے کہ Kwali Town Ship میں فی الحال پرائمری سکول کھولا جائے۔ گورنمنٹ کینیا سے اس کی منظوری مل چکی ہے۔ البتہ زمین کے انتخاب میں اختلاف ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ۶ دفعہ علاقے کی میٹنگوں میں جانا پڑا اور بعض ذمہ دار اصحاب کو ملنا پڑا۔

بالآخر درخواستِ دعا ہے کیونکہ صحیح انقلاب دعاؤں کی برکت سے ہی رونما ہوا کرتا ہے۔

خاکسار سلسلہ کا ادنیٰ خادم
روشن الدین احمد واقفِ زندگی

بوجھ اپنا سب ہمیشہ خود اُٹھانا چاہیئے

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ اسلام سنگاپور)

کام اِس دُنیا میں کچھ کر کے دکھانا چاہیئے
زورِ کفر و شرک اب یکسر مٹانا چاہیئے

تشنہ لب ہیں بےشمار اللہ کے بندے ابھی
آبِ فیضِ مصطفےٰ ان کو پلانا چاہیئے

عار ہے رکھنا صلیب اپنی کسی کی پُشت پر
بوجھ اپنا سب ہمیشہ خود اُٹھانا چاہیئے

غیر کے ٹکڑوں پہ ہی جینا نہیں مردانگی
رزق اپنا زورِ بازو سے کمانا چاہیئے

دوست ہو، دشمن ہو، ہم کُفر ہو غرض کوئی بھی ہو
دِل کسی کا بھی نہیں ہرگز دُکھانا چاہیئے

"ہر طرف آوازہ دینا ہے ہمارا کام آج"
کچھ بھی ہو، یہ کام اب انجام پانا چاہیئے

رات کے پچھلے پہر اُٹھ کر بصد عجز و نیاز
اپنے مولیٰ کا سدا در کھٹکھٹانا چاہیئے

ہے کلیدِ فتح و نُصرت اتفاق و اتحاد
اختلافِ باہمی یکسر مٹانا چاہیئے

قدرتِ ثانی کے مظہر پانچویں فرزند سے
عہدِ بیعت اب جو باندھا ہے نبھانا چاہیئے

اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ ہے قولِ ختم المرسلینؐ
طاعتِ ناصر شعار اپنا بنانا چاہیئے

ضبطِ غم سے سینۂ صدیقؔ پھر پھٹنے کو ہے
پھر اُسے آنسو بہانے کا بہانہ چاہیئے

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

یادِ رفتگان

میری اہلیہ مرحومہ

—— مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب لائلپور

میری اہلیہ محترمہ نذیرہ بیگم بعمر پینتیس ۳۵ سال یکم مارچ ۱۹۶۶ء کو بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح ایک طویل علالت کے بعد راہیٔ ملکِ بقا ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ عرصہ آٹھ نو سال سے بعارضہ دمہ (Asthma) بیمار تھیں۔ اس دوران آپ پر سخت سے سخت تکالیف کے دور بھی آئے مگر یہ راضی برضا وجود کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہ لایا۔ اس تکلیف دہ بیماری میں بھی گھر کا نظم و نسق تا دمِ آخر نہایت خوش اسلوبی سے چلایا۔

احکام خداوندی کی بجا آوری میں اس نے پسماندگان کے لئے قابلِ تقلید نمونہ چھوڑا ہے۔ سخت بیماری کے دنوں میں بھی اپنے مولیٰ کے حضور نہایت عاجزانہ دعاؤں میں مشغول رہتیں اور ہمیشہ دعا کیا کرتیں کہ اے مولیٰ کریم مجھے اپنی رضا کی راہوں پر چلا۔ تلاوت قرآن کریم اور ادائیگی نماز میں ہی راحت و تسکین پاتیں۔ وفات سے کچھ عرصہ پیشتر نماز ظہر ادا کر رہی تھیں کہ جائے نماز پر بیہوش ہو گئیں۔ بچے بےخبر تھے کہ ان کی ماں سربسجود ہے یا کہ بیہوش۔

چندوں کی ہر تحریک میں حسب توفیق حصہ لیتی رہیں۔ وفات سے ایک ماہ پیشتر مجھے کہا کہ میں نے چندہ مسجد ڈنمارک کا وعدہ کیا ہوا ہے اس کی جلد ادائیگی کر دیں۔ خاکسار نے اسی روز ادائیگی کر کے جب رسید دی تو مجھے اپنے پاس سے رقم دی۔ اور کہا کہ یہ رقم میں نے اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے پس انداز کی ہوئی تھی۔

مرحومہ خلیق ملنسار اور اپنے عزیز و اقارب میں بہت مقبول تھیں۔ کفایت شعاری اور مہمان نوازی کا طبیعت میں عجب امتزاج پایا تھا۔ مہمان آتے تو خوشی کی انتہا نہ ہوتی وفات سے ایک روز قبل زبان بند اور حالت نزع کی سی ہو گئی۔ بیمار پرسی کے لئے مہمان آئے ہوئے تھے جب ذرا حالت سنبھلی اور زبان نے ساتھ دیا تو سب سے پہلے جو الفاظ ادا کئے وہ یہ تھے کہ تم سب نے کھانا نہیں کھایا میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہوں آپ سب کھانا کھائیں اور میرے لئے دعا کریں۔

اس صدمہ جانکاہ پر جماعت کے افراد نے جس خلوص محبت اور ہمدردی کا سلوک میرے ساتھ کیا ہے۔ میرا سر بارِ ممنونیت سے اللہ کے حضور جھک جاتا ہے

دو لڑکیاں اور دو لڑکے مرحومہ کی یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ میں ان کی صحیح رنگ میں پرورش اور تربیت کر سکوں۔ اس موقع پر ازراہِ شفقت محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور دیگر احباب کرام نے تعزیتی خطوط لکھ کر میری دلجوئی فرمائی۔ ان دنوں میری حالت ایسی نہیں کہ فرداً فرداً جواب دے سکوں۔ میں ان سب بزرگوں اور بھائیوں کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اس صدمۂ عظیم میں میرے ساتھ نہایت ہی محبت کا سلوک کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے آمین۔

میری ہونہار بیٹی کی وفات

محرم میاں خیر محمد صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ

—— ضلع ڈیرہ غازیخان ——

میری یہ ہونہار نیک شعار بچی عزیزہ ثریا بیگم جو ابھی صرف پچیس سال کو ہی پہنچی تھی کہ اپنے دو معصوم بچوں بعمر ۸ سال اور چار سال کو یتیم بنا کر اپنے والدین اور بہن بھائیوں کو سوگوار چھوڑ کر مورخہ ۲۰ رجنوری ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

عزیزہ مرحومہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی میاں غلام رسول صاحبؓ (جو ڈیرہ غازیخان کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے) کی نواسی تھی۔ سولہ سال کی عمر میں ہی عزیزہ کی شادی کر دی گئی تھی۔ بچپن ہی سے رشد و ہدایت اور نیکی کا مادہ تھا۔ بڑے ہونے پر قرآن مجید پڑھنا اور نماز روزے کی پابندی ہمیشہ اس کا شعار رہا۔

سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ دلچسپی لیا کرتی تھی۔ سلسلہ کے ممتاز بزرگوں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت تھی اس کی اس والہانہ محبت کا اس بات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جلسہ سالانہ پر شمولیت کے موقعہ پر خالص شہد اکٹھا کر لیا کرتی تھی وہاں جا کر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ کو بطور نذرانہ پیش کیا کرتی تھی۔

سلسلہ کی ممتاز اور بزرگ خواتین بالخصوص حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم مدظلہا العالی سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، سیدہ ام متین صاحبہ سے ملتی رہتی تھی اور ہمیشہ انہیں دعاؤں کے لئے خط لکھا کرتی تھی۔ مقامی لجنہ اماء اللہ میں ہمیشہ شامل رہی اور مرکز کی چندوں اور سلسلہ کے دیگر کاموں میں دلچسپی لیتی رہی۔ عزیزہ بہت ہی سخی تھی۔ غربا پروری ہمیشہ مطمح نظر رہا۔ ماتحت ملازموں سے شفقت کا برتاؤ کرتی تھی غریب ملازمین کی عورتوں کی مالی امداد جاری رکھی۔ حتیٰ کہ ایک غریب گھرانہ جو ایک سود خور پٹھان کا تین صد روپے کا مقروض تھا اس کا قرضہ اپنی گرہ سے رقم دے کر انہیں ہمیشہ کے لئے سود ادا کرنے کی لعنت سے بچا لیا۔ اس قسم کی بیسیوں مثالیں موجود ہیں میری بیٹی اپنے خاوند کے لئے وفا شعار بیوی اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور بہن بھائیوں کے لئے شفقت عفت کے جذبات سے پر تھی اور اپنے رشتہ داروں کے لئے ہمدردی اور غمخواری بھرا دل اپنے اندر رکھتی تھی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ سچے خوابوں سے مشرف تھی اور اپنے خوابوں کے سچا ہونے کا یقین بھی تھا۔ وفات سے ایک ہفتہ پہلے اس نے ہمیں بتایا کہ میرا دم واپسی آن پہنچا ہے۔ رویاء میں اسے بڑے بڑے بزرگوں کی زیارتیں نصیب ہوتی تھیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور اپنے نانا جان حضرت میاں غلام رسول صاحب صحابی بارہا اسے نظر آتے تھے۔ قرآن پڑھنے اور سننے کا بھی اسے خاص شغف تھا۔ وفات سے قبل آخری رات اپنے تایا جی مکرم ایم عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد کو بار بار کہتی کہ مجھے قرآن مجید سناؤ کبھی کہتی کہ مجھے آیت الکرسی سناؤ اور کبھی سورۃ رحمٰن سنانے کا مطالبہ کرتی۔ ساری رات یا حفیظ یا عزیز یا رفیق کا ورد کرتی رہی غرضیکہ مرحومہ ایک مخلص احمدی بچی تھی وہ ایک احمدی بچی کا جینا جیتی رہی اور ایک احمدی بچے کی طرح وفات پا گئی اپنی ہمعصر سہیلیوں کے لئے وہ ایک مثالی احمدی بچی تھی۔ اس کی وفات پر چار صد سے زائد افراد نے جنازہ پڑھا۔ جس میں لاہور (حلقہ مزنگ) کے پریذیڈنٹ، زعیم انصار اللہ اور قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھی شامل تھے۔

اس کی ذاتی خوبیوں اور نیکیوں کی وجہ سے بہت سے غیر از جماعت احباب نے بھی جنازہ میں شرکت کی۔

احباب جماعت احمدیہ لاہور نے اس موقعہ پر جس اخوت و ہمدردی کا نمونہ دکھایا وہ انتہائی طور پر قابل ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ان کی اس خلوص دلی اور للّٰہی محبت کا اپنے حضور سے بہترین اجر عطا فرمادے۔

عزیزہ مرحومہ شادی کے بعد جہاں جہاں بھی رہی اپنی نیکی تقویٰ کی ہمدردی غربا پروری نماز روزہ اور اسلامی اخلاق کی وجہ سے احمدی اور غیر احمدی مستورات کے دلوں میں گہرے اثرات چھوڑتی رہی۔ اللہ تعالیٰ اس کے اس تقویٰ پاکدامنی نیکی اور خلوص کے طفیل اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اس کے معصوم بچوں کا بھی خود ہی حامی و ناصر ہو۔ اور ہم سب غمزدوں کو صبر جمیل بخش کر اپنے باقی ماندہ بچوں کی ایسے ہی رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

اعلان برائے طالبات

نصرت گرلز ہائی سکول

مڈل ۱۹۶۶ء کے امتحانات

۱۲ راپریل ۱۹۶۶ء سے شروع ہو رہے ہیں۔ نصرت گرلز ہائی سکول کی طالبات اپنے رول نمبر دفتر سے حاصل کر لیں۔ سکول کے امتحان میں فیل ہو جانے والی طالبات خصوصاً کوشش کر کے اس امتحان کو پاس کریں ورنہ انہیں ترقی نہ مل سکے گی۔

(ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ عارضہ ٹائیفائیڈ تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں احباب کرام ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

(چوہدری سید احمد۔ چک ۱۵/۲ ضلع شیخوپورہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ کی آنکھوں میں سفید موتیا آ گیا ہے عنقریب اپریشن ہونے والا ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور نظر کی درستی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (خاکسار علی محمد سائنس ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

۳۔ خاکسار کا اپریشن میو ہسپتال میں ہو رہا ہے۔ جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار ماسٹر محمد شریف سابق درویش حال مقیم رودم پورہ نزد بابا بکالا)

۴۔ میری بھانجی وجیہہ شاکر تقریباً ایک مہینہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (مبشر احمد طاہر۔ چوہدری دیوان ضلع گوجرانوالہ)

ماہِ اپریل میں وصول شدہ لازمی چندہ جات جلد جلد مرکز کو بھجوائے جائیں

نوٹ: مقامی جماعتوں کے صدر صاحبان کو اس امر کی نگرانی کرنی چاہیئے کہ ان کے سیکرٹریان مالی اور محاسب ان ہدایات کی پابندی کریں۔

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اور یہ ضروری ہے کہ اس سال کی وصول شدہ تمام رقوم سال ختم ہونے سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہو جائیں۔ لہذا تمام جماعت ہائے احمدیہ سے التماس ہے کہ جس قدر چندہ ۱۰ اپریل تک وصول ہو وہ لازمی طور پر ۱۵ اپریل تک مرکز کو روانہ کر دیا جائے اس بارہ میں ہرگز توقف نہ ہو۔ خواہ اس کے بعد مزید کتنی ہی بڑی رقم کی وصولی کی توقع کیوں نہ ہو۔ غرض مزید وصولی کی امید میں پہلی وصول شدہ رقم کسی صورت میں بھی نہ روکی جائے۔

۱۰ اپریل کے بعد ۲۰ اپریل تک جو رقوم وصول ہوں وہ ۲۱ تاریخ تک مرکز کو روانہ کر دی جائیں۔ اور اس کے بعد جو وصولی ہو۔ وہ رقم بھی جلد مرکز میں پہنچانے کی کوشش کی جائے۔

جہاں تک ممکن ہو۔ رقم بنک ڈرافٹ کے ذریعہ بھیجی جائے۔ یا جن شہروں کے کسی بنک میں صدر انجمن احمدیہ کا حساب ہو۔ اس حساب میں نقد رقم جمع کروائی جا سکتی ہے۔ اور بنک ڈرافٹ یا بنک سلپ چندہ جات کی تفصیل کے ساتھ جناب افسر صاحب خزانہ۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھجوا دی جائے۔ حتی الوسع کوئی رقم چیک کے ذریعہ نہ بھیجی جائے۔ کیونکہ جب تک بنک کی طرف سے چیک کی رقم کی وصولی کی اطلاع نہ ملے وہ رقم انجمن کے مرکزی حسابات میں محسوب نہیں ہو سکتی اور منی آرڈر بھی بعض دفعہ کئی کئی ہفتوں کے بعد ملتے ہیں لہذا منی آرڈروں کے ذریعہ صرف وہی جماعتیں رقوم بھجوائیں۔ جہاں منی آرڈر کے سوا رقم بھجوانے کا اور کوئی ذریعہ میسر نہ ہو۔ ایسی جماعتوں کو رقوم بھجوانے میں اور بھی زیادہ جلدی کرنی چاہیئے تا تمام رقوم سال رواں کے حساب میں آجائیں۔

اس آخری وقت میں چندہ جات کی وصولی کے لئے بھی انتہائی کوشش کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ صدر انجمن احمدیہ)

درخواست دُعا

عرصہ قریباً ایک ماہ میرے دائیں بازو پر فالج گر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ قارئین الفضل دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے

حکیم محمد عبد العزیز گولبازار — ربوہ

امتحانات اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

قائدین اور مجالس اطفال الاحمدیہ فوری توجہ فرماویں

حسب قاعدہ امسال بھی اطفال الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات ۲۷ مئی بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"قوموں کی ترقی نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

اس غرض کے لئے مجالس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا قیام آپ نے فرمایا تھا حقیقت بھی یہی ہے کہ بچپن میں سیکھی ہوئی باتیں ذہنوں پر نقش ہو جاتی ہے اور اس زمانہ میں حاصل کیا ہوا علم عمر کے آخری زمانہ تک کام آتا ہے۔ اس عمر میں نئی باتوں کے معلوم کرنے کا شوق بہت ہوتا ہے اور اسی شوق کی وجہ سے بچے مشکل مشکل امور بھی یاد کر لیتے ہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ بے فکری کی وجہ سے ذہن پر کوئی بوجھ نہیں ہوتا اور ذہن علم سیکھنے کے لئے بالکل تیار ہوتا ہے۔ اگر بچوں کی یہ طبعی خواہش پوری نہ کی جائے تو طبعاً وہ غلط راہوں کو اختیار کر کے برائی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ آجکل جو بچوں کی نافرمانی کی شکایات عموماً والدین کو پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے۔ اور اسی لئے مسلمان بچے قرآن خوانی کی بجائے گلیوں میں فلمی گانے گاتے پھرتے ہیں اور بڑے ہو کر ایسے نام نہاد مسلمان مساجد میں سربسجود ہونے کی بجائے عشرت کدوں میں رنگ رلیاں منانے لگ جاتے ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ اس کی وجہ صرف اور صرف علوم دینیہ سے ناواقفیت اور معرفت کی کمی ہے کاش ہم عبرت حاصل کریں اور آئندہ نسلوں کو غلط راہ سے بچانے کی کوشش آج سے ہی شروع کر دیں۔ اور اسلامی علوم بچوں کے ذہنوں میں راسخ کر دیں۔

اس غرض کے لئے ہی یہ امتحانات لئے جا رہے ہیں۔ دفتر مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ سے کتب "کامیابی کی راہیں" حاصل کر کے تعلیمی کلاسوں کے ذریعہ سے یا گھروں میں درس و تدریس کے ذریعہ سے اپنے بچوں کو یاد کروائیں۔

(مہتمم اطفال)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے سالانہ نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نرسری اور دیگر کلاسز میں داخلہ ۷ اپریل ۱۹۶۶ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء تک جاری رہے گا۔ سکول ہذا میں لڑکوں کے لئے پانچویں تک اور لڑکیوں کے لئے آٹھویں کلاس تک انتظام ہے۔ بہترین تعلیمی اور صحت مندانہ ماحول کے علاوہ ادارہ کو حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی نگرانی اور راہنمائی کا فخر حاصل ہے۔ احباب کرام اپنے بچوں اور بچیوں کو داخل کر کے ادارہ کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ ضروری کوائف دفتر سکول ہذا سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

(ہیڈ مسٹرس)

الفرقان کا جہاد نمبر

اہل علم اصحاب سے علمی تعاون کی درخواست

ماہنامہ الفرقان کا جہاد نمبر شروع جون میں شائع ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ۔

خواہش ہے کہ مسئلہ جہاد سے متعلق جملہ حوالہ جات یکجا طور پر جمع ہو جائیں۔ اسلئے اہل علم احباب سے درخواست ہے کہ ان کے پاس جو جو خاص حوالہ جات اس بارے میں موجود ہوں وہ ارسال فرما دیں ایسے حوالہ جات خواہ کتابوں کے ہوں خواہ اخبارات و رسائل کے ہوں۔ ایسے تمام نئے حوالہ جات شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے اور دعا کی تحریک کے ساتھ اسے جہاد نمبر کے مضمون میں شامل کیا جائیگا۔

نیز اس نمبر کے بارے میں اگر کوئی دوست اور مفید مشورہ ارسال فرماویں گے۔ تو ان کا بھی شکرگزار ہونگا۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

ایڈیٹر الفرقان — ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۱۷۰

میں نور بیگم زوجہ میاں ضیاء الدین قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ڈاک خانہ خاص صوبہ مغربی پاکستان۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۳/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

(۱) حق مہر مبلغ پچاس روپے ہے (۲) طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۲۸ روپے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج ۶۶/۳/۱ سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ نور بیگم اہلیہ میاں ضیاء الدین صاحب

گواہ شد: ضیاء الدین خاوند موصیہ مذکورہ

گواہ شد: سید مبارک احمد سرمد انسپکٹر وصایا حال وارد شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۱۸۱۷۲

میں کریم بی بی زوجہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لائل پور ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ر فروری ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ ہے

۲۔ میری طلائی چوڑیاں ۴ عدد جن کا وزن ۳۰ تولے ہے۔

۳۔ میرے سونے کے کڑے ۴ عدد جن کا وزن ۹ تولے ہے

۴۔ میرے دوسرے کڑے چار عدد وزن	۶ تولے
۵۔ کانٹے ایک جوڑی وزن	۲ تولے
۶۔ نیکلس ایک عدد وزن	۲ تولے
۷۔ انگوٹھی ایک عدد وزن	۶ ماشے
۸۔ دوسری انگوٹھی ایک وزن	۶ ماشے

کل زیور طلائی ۴۰ تولے ہے جس کی قیمت تقریباً -/۴۵۰۰ روپے ہے۔

۹۔ میرا ایک عدد مکان حسب ذیل پتہ پر ہے انارکلی بازار گلی نمبر ۵ مکان نمبر ۱۱۹ لائل پور جو مجھے کلیم کی صورت میں -/۵۷۰۰ روپے کی قیمت پر ملا ہے جس کی اس وقت کی قیمت تقریباً -/۱۲۰۰۰ روپے ہے

۱۰۔ اس کے علاوہ ماں باپ کی جائداد سے مجھے ایک کلیم کی کاپی -/۴۵۰۰ روپے کی ملی ہوئی ہے اگر حکومت نے اس کی رقم ادا کردی تو یہ رقم بھی میرے ذمہ واجب الادا ہوگی۔

۱۱۔ اس کے علاوہ میرے پاس نقد روپیہ ہے جو صدر انجمن احمدیہ دفتر محاسب میں بطور امانت پڑا ہے۔ یہ تمام رقم جس کا تخمینہ -/۴۰۰۰ چار ہزار روپیہ ہے میری ملکیت ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کچھ رقم میں اپنی زندگی میں ادا کردوں تو بوقت وفات ۱/۱۰ حصہ میں سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا کوئی چیز حاصل کروں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دے دوں گی۔ اور اس وصیت کا اطلاق اس پر بھی ہوگا۔

الامۃ: کریم بی بی

گواہ شد: ظفر اللہ خان سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ۔ لائل پور

گواہ: شیخ محمد عبد اللہ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۸۱۷۳

میں سعید احمد ناصر ولد چوہدری رحیم بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ر دسمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۳۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: سعید احمد ناصر B/۲۲/۴ پیپلز کالونی لائل پور

گواہ شد: عبد الغنی موصی ۷۶۵۹ B/۲۰۳ پیپلز کالونی لائل پور

گواہ شد: احمد دین خان بقلم خود موصی ۱۴۱۱۴ B/۲۰۳ پیپلز کالونی لائل پور

مسل نمبر ۱۸۱۷۴

میں عبد الرزاق ولد میاں عبد الرحمن صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن B/۲۰۳ مانانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور مغربی پاکستان

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ر جنوری ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار جیب خرچ ہے جو اس وقت بیس روپے ہے۔ میں تا زیست ماہوار جیب خرچ کا جو بھی ہوگا۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: عبد الرزاق متعلم ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ B/۲۰۳ مانانوالہ ضلع لائل پور

گواہ شد: عطا حسین شاہ مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائل پور

گواہ شد: محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مربی انچارج لائل پور

مسل نمبر ۱۸۱۷۵

میں عطیہ بیگم زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب قوم جٹ ماہی پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن 2/6-7/4 بی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۲/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل:۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپے ہے جو میرے خاوند کی طرف سے واجب الادا ہے

۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔

(i) سیٹ طلائی ایک عدد وزنی	۲۰ تولہ
(ii) کانٹے طلائی ۲ جوڑی وزن	۵ تولہ
(iii) چوڑیاں طلائی ۴ عدد وزن	۲۱ "
(iv) کڑا طلائی ایک عدد "	۳ "
(v) انگوٹھیاں طلائی دو عدد "	۱ "

جملہ وزن ۵۰ تولے جس کی اندازاً قیمت ۶,۰۰۰ روپے ہے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ دو صد روپے جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ عطیہ بیگم۔

گواہ شد: محمود احمد ولد چوہدری نذر احمد خاوند موصیہ

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

اپنے انصار و خدام دوستوں کو بھی ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری کی تحریک فرمائیے (ناظم ماہنامہ انصار اللہ مرکزیہ)

اِنسان دین سے واقف ہوتے ہوئے کلمہ حق کہنے سے احتراز نہ کرے

احکامِ الٰہی کو چھپانا اور دنیوی مال وجاہ کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دینا مردار کھانے سے کم نہیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ قرآن مجید کی آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ اِلَّا النَّارَ (البقرہ ۱۷۵) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرماتا ہے وہ لوگ جو اس عظیم الشان تعلیم کو چھپاتے ہیں جسے خدا نے لوگوں کی ہدایت کے لئے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے اور اس کے بدلہ میں دنیوی فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ اپنے پیٹوں میں آگ انڈیلتے ہیں۔ یہ آیت حلت وحرمت کے مسائل بیان کرنے کے معاً بعد لا کر اللہ تعالےٰ نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جس طرح مردار اور خون اور سؤر کا گوشت تم پر حرام ہے اور جس طرح غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور کھانا تمہارے لئے گناہ ہے اسی طرح یاد رکھو کہ خدا اور اس کے رسول کے احکام کو چھپانا اور دنیوی مال وجاہ یا عہدوں کے حصول کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دے دینا اور خدا تعالےٰ کو چھوڑ دینا بھی مردار اور سؤر کا گوشت کھانے سے کم نہیں۔ جس طرح وہ حرام خوری ہے اسی طرح یہ بھی حرام خوری ہے کہ انسان دین سے واقف ہوتے ہوئے کلمۂ حق کہنے سے احتراز کرے اور ڈرے کہ اگر میں نے اپنے عقیدہ کو نہ چھپایا یا خدا اور اس کے رسول کے احکام کا برملا اظہار کر دیا تو میری ملازمت جاتی رہے گی یا میری تجارت ماری جائے گی یا میرے دوستوں کے حلقہ میں میری عزت کم ہو جائے گی۔ فرماتا ہے جو لوگ صحیح علم رکھنے کے بعد بھی منافقت سے کام لیتے ہیں اور دنیوی مفاد کو دینی مفادات پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ وہ اپنے پیٹوں میں انگارے ڈال رہے ہیں۔ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ اِلَّا النَّارَ اس آیت میں بُطُوْن کا لفظ تاکید کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور فِیْ بُطُوْنِہِمْ میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ ان کے بطون کے اندر آگ کا عذاب پیدا کیا جائیگا یعنی انہیں اندرونی عذاب دیا جائے گا جو بیرونی عذاب سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ اسی مفہوم کو ایک شاعر نے اس طرح ادا کیا ہے کہ

دُخُوْلُ النَّارِ لِلْمَہْجُوْرِ خَیْرٌ
مِنَ الْہَجْرِ الَّذِیْ ہُوَ یَتَّقِیْہِ
لِاَنَّ دُخُوْلَہٗ فِی النَّارِ اَدْنٰی
عَذَابًا مِنْ دُخُوْلِ النَّارِ فِیْہِ

یعنی ایک ہجر زدہ انسان جو اپنے محبوب کے فراق میں نالہ وفریاد کر رہا ہو اُس کا آگ میں داخل ہو جانا اُس جدائی کی آگ سے زیادہ آسان ہوتا ہے جس سے وہ بچنا چاہتا ہے کیونکہ اُس کا آگ کے اندر داخل ہونا اس سے کم تکلیف دہ ہے کہ آگ اُس کے اندر داخل ہو جائے۔ اور وہ اس کے رگ و ریشہ کو جلا کر راکھ کر دے۔ اسی محاورہ کے مطابق اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ آگ میں داخل کئے جائیں گے بلکہ فرمایا کہ وہ آگ اپنے پیٹوں میں ڈال رہے ہیں یعنی وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے لئے ایک اندرونی جہنم تیار کر رہے ہیں گویا اس آیت میں سبب کی جگہ مسبّب استعمال ہوا ہے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ ۳۳۶-۳۴۷)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

تاریخ امتحان ۱۷/۶/۶۶ بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۱۹/۶/۶۶ بروز اتوار برائے بیرونجات نصاب معیار اوّل ترجمہ قرآن کریم پارہ ہفتم نصف اوّل

معیار دوم:-

قاعدہ یسرنا القرآن یا قرآن مجید ناظرہ مکمل

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

جو ہوں خدام دیں ان کو خدا سے نصرت آتی ہے
"جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے"

(کلام محمود)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

ربوہ ۸ اپریل۔ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ کل مورخہ ۷ اپریل ۱۹۶۶ء بروز جمعرات مکرم مرزا غلام احمد صاحب ایم اے ابن حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور صاحبزادی سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ ایم اے بنت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ کی شادی کی بابرکت تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے بابرکت موقع پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا تھا۔ مکرم میاں غلام احمد صاحب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پوتے اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی پوتی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نواسی ہیں۔

نماز عصر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی کوٹھی واقعہ محلہ دار الصدر شرقی تشریف لے گئے جہاں تمام باراتی جمع تھے۔ بارات روانہ ہونے سے قبل حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی کوٹھی تشریف لے گئے اور بارات بھی حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی قیادت میں روانہ ہو کر وہاں پہنچ گئی۔ بارات کے وہاں پہنچنے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ پہلے مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعدہٗ مکرم حبیب الرحمٰن صاحب ... نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

بارات اور تقریب رخصتانہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ علاوہ ازیں محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور، محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور محترم جناب بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ، اور محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ اور متعدد دیگر بیرونی جماعتوں کے بعض احباب نے بھی اس تقریب میں شرکت فرمائی۔

ادارۂ الفضل اس تقریب سعید کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ شادی کی اس تقریب کو خاندان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح بابرکت بنائے اور خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے حق میں اس کے عظیم الشان ثمرات ظاہر فرمائے، آمین اللّٰھم آمین۔

ولادت

میرے خالو عبداللطیف صاحب اجمیری حال مقیم جرمنی کو اللہ تعالےٰ نے تیرہ سال کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔

درخواست ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند تعالےٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے کہ خادم دین و اسلام بنے۔ (فضل الرحمٰن ابن عبدالرحمٰن صاحب دہلوی دار الصدر غربی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲